13634 ـ تلف كرده اشیاء كے احكام

سوال

كسى شخص سے دوسرے كامال تلف ہونے كى صورت ميں كيا حكم ہے ؟ اور كيا قصدا يا بغير قصد تلف ہونے كى صورت ميں حكم مختلف ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

الحمدلله

الله سبحانہ وتعالى نے لوگوں كے مال پرزيادتى وظلم كرنے اورناحق حاصل كرنے كوحرام قرار ديا ہے ، اوربغيركسى حق كے تلف كرده اشياء كا ضامن ہونا مشروع كيا ہے چاہے وه غلطى سے ہى تلف ہوجائے ، لھذا جس نے بھى كسى دوسرے كى چيزيامال ضائع كرديا اوروه مال بھى محترم اورقيمتى ہو اورصاحب مال كى اجازت كے بغير ضائع كيا جائے تواس حالت ميں ضمان واجب ہوگى يعنى اس كى قيمت يا اسى طرح كى چيزادا كرنا ہوگى ـ

اورجب كوئي جانور كسى سوار يا اسے ہانكنے والے كے ہاتھ ميں ہو جووه اس كے اگلے حصہ كے نقصان كا ضامن ہوگا مثلا اس كے منہ اوراگلے پاؤں ميں نہ كہ اس كے پچھلے حصہ كامثلا اس كا پچھلا پاؤں اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

ٹانگ كى كوئي جنايت نہيں وه رائيگاں ہے ـ

اورابوہريره رضي الله تعالى عنہ كى روايت ميں ہے :

(جانور كى ٹانگ ميں كچھ نہيں وه رائيگاں ہے) ـ

عجماء چوپائے كوكہا جاتا ہے اوربات نہ كرنے كى بنا پراسے عجماء يعنى بے زبان كانام ديا گيا ہے ، اورجبار جيم پر پيش كا معنى ہے ك چوپائے كى كوئي جنايت نہيں بلكہ وه رائيگاں ہے ـ

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ الله تعالى كہتے ہيں :

(ہربےزبان چوپايہ مثلا گائے اوربكرى وغيره جب وه خود كوئي نقصان كريں توان كى جنايات غيرمضمون ہوگى مثلا

اگرکسی کے ہاتھ سے کوئي جانور بھاگ جائے اورکچھ نقصان کردے توکسی پر بھی کوئي ضمان نہیں ہوگی جب تک کہ وہ کاٹ کھانے والا نہ ہو اورنہ ہی اس کے مالک میں رات کے وقت یا مسلمانوں کے بازار اورلوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں سےاس کی حفاظت کرنے میں کوئي کوتاہی سے کام لیا ہو ۔

کئي ایک کا یہی کہنا ہے کہ : جب جانور بھاگا ہوا ہو یا پھر وہ اپنے آپ ہی جارہا ہو اوراس کوکوئي بھی ہانکنے والا نہ تواس صورت میں وہ رائیگاں ہوگا ، لیکن نقصان دینے والا رائیگاں نہیں) ۔

اورجب کوئي آدمی یا جانور حملہ آور ہو اوراس کا دفاع اسے قتل کرنے کے سوانہ ہوسکتا ہو تواسے قتل کردینے پربھی کوئي ضمان نہیں ہوگی ، اس لیے کہ اس نے اپنے دفاع میں قتل کیا ہے اوراپنا دفاع کرنا جائز ہے ، اس لیے دفاع کرتے ہوئے جوکچھ بھی ہواس کی ضمان نہیں دی جائے گي اوراس لیے بھی کہ اس کے شر سے بچنے کے لیے اسے قتل کیا ہے اوراس صورت میں حملہ آور ہی اپنے آپ کو قتل کرنے والا ہے ۔

اورشیخ تقی الدین کہتے ہيں :

(اس پرضروری ہے کہ وہ حملہ آور کواپنے آپ سے دور کرے ، اوراگروہ حملہ آور کوقتل کیے بغیر اپنا دفاع نہ کرسکتا ہو توباتفاق علماء کرام اس کے لیے حملہ آور کوقتل کرنا بھی جائز ہوگا) ۔

اور جن اشیاء کے تلف اورضائع کرنے کی بناپر ضمان نہیں ان میں آلات لھوولعب اورموسیقی کے آلات ، صلیب ، اورشراب نوشی کرنے والے برتن ، گمراہ کرنے والی اورخرافات اور بے حیائي سے بھری ہوئي کتب ، اس کی دلیل امام احمد کی ابن عمررضي اللہ تعالی عنہ سے روایت کردہ مندرجہ ذیل روایت ہے :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمررضي اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ وہ چھری لیں اورپھر وہ مدینہ کے بازاروں میں گئے جہاں پرشام سے شراب کے مشکیزے لائے گئے تھے توابن عمررضي اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگي میں انہیں کاٹ ڈالا اوراپنے صحابہ کوبھی اس کا حکم دیا)۔

توحدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انہیں ضائع توکیا جائے گا لیکن اس کی ضمان نہیں ہوگی ، لیکن یہاں یہ بات یادی رکھی جائے کہ اسے ضائع کرنے کا حکم صاحب قوت وسلطہ وطاقت کی طرف سے ہوگا ، اورمصلحت پر عمل کرتے ہوئے اس کی ضمان بھی ہوگی تا کہ فتنہ وفساد سے بچا جاسکے ۔ .